ما شاء الله لا قوة الا بالله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السماء ورفعها بغیر عماد ÷ وعرّق الارض
ذا الاوتاد ÷ والصلوة والسلام علی سید الاواخر والاوائل
المبعوث من اشرف الارومات واجمل القبائل ÷ باهر المعجزات
واظهر الدلائل ÷ وعلی آله الطیبین واصحابه المنتجبین وذریاته
اجمعین ÷ والسلام علی ائمة الدین وهداة المسلمین سیما علی
امامنا الهمام المکرم ÷ منبع الفضل الاتم ÷ سالک طریق الشریعة
والرشاد ÷ الکوکب الدری علی فلک الاجتهاد ÷ فارق المنجیات
من المهلکات ÷ ماحی آثار الفسق والبدعات ÷ مرجع العرب
والعجم ÷ مرکز العلم والحکم ÷ سباق الغایات فی مضمار الروایات
نقاد الاسانید باکمل الوجوهات ÷ مؤسس الدین القویم بالآیات

والأحاديث بالتدقيق ⁘ مستنبط الفرعيات من الكتاب والسنة و
الإجماع بالتحقيق ⁘ نعمان بن ثابت منبع الكمالات بحر الحسنات
والملكات ⁘ أما بعد فقد اتفق عدة من أهل الطغيان في هذا الزمان
أن التقليد الشخصي لإمام معين من الأئمة الأربعة في الفرعيات حرام
والمقلد مشرك بالإذعان والإيقان ⁘ وأن المقلدين للنعمان كلهم سلفا
وخلفا كعبدة الأوثان ⁘ ويرمون الإمام الأعظم بالبدعة والجهل على رؤس
الأشهاد ⁘ ويسمون لإجماع علماء الحنفية وفضلاء الشريعة بالبلوا واتفاق
أهل العناد ⁘ وها أنا نذكر شعرا من الرسالة المطبوعة المشتهرة في الآفاق

ب تقلید مذہبی کا یہ سارا فساد ہی ⁘ اجماع کیا بلوہ اہل عناد ہی والمعلم الأول
لهذه الأشرار ⁘ مؤلف رسالة المعيار ⁘ وهي رسالة قد طمس مؤلفها آثار
الدين ⁘ وبطل عبادات أهل اليقين ⁘ والتقط مطاعن نعمان ⁘ من كتب أهل
البدعة والعدوان ⁘ ونظمها في سلك التقرير ⁘ وبسط التحرير بالتزويرا ⁘ وقد
شاع وذاع وملأ الأسماع أن عرض نعمان بن ثابت غير مصون من لسان
ذلك العالم في كل حين من الأحيان ⁘ كما لا يخفى على حضار ناديه الكرام
من الشيوخ والحدثان ⁘ والبله والصبيان ⁘ بأنه يقول ذلك الغدار من
شرة النس أن من الإمام قد ظهر الفتن ⁘ وكم من الهفوات التي لا يليق ذكرها
هي لا تعد ولا تحصى فتركها أولى وأحرى والباعث لهذا الجمع والتأليف

الحبیب اللبیب مظہر علیہان طہانا اللہ تعالی عن طوارق الحدثان
فما سمعت من ذلک الحبیب وظہر صدقہ بالبینۃ والبرھان جمعت فی
ھذہ الرسالۃ بلا زیادۃ ونقصان ٭ وبیانہ ھکذا بالفعل لامذہبون نی اہل
سنت جماعت کی دین مین بڑا فتنہ برپا کیا ہی والفتنۃ اشد من القتل جو جو
بیہودہ کلمات کہ بگوش خود زبانی معلم اول کی سُنے اور نالائق حرکات بچشم خود دیکھین
اور ہر چہار طرف سی دہلی مین لوگ آئی اور لامذہبون نی جو فتنہ ورخنہ دین مین اہل سنت
جماعت کی ڈالا وہ سب کچھہ بیان کیا جاتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ لامذہبین
کچھہ لوگ لامذہب ہی مین تقلید کرنی امام معین کے ائمہ اربعہ مین سی بدعت وشرک وحرام
اعتقاد کرتی ہین چنانچہ اونکی تالیفات مین سی جو چھپو اہر طرف رسالی مشتہر کیے ہین
ایک شعر نقل کیا جاتا ہی جو منجملہ عقائد ضروریہ حضرت معلم اول اور اونکی حواریون کے ہی
سے حال کیا تقلید شخصی کا لکہون ٭ ہی حرام وشرک وبدعت اور زبون او بہت سے
مضامین عمدہ اسی قبیل کی مرقوم ہین اور یہہ لوگ بر سبیل اعلان کی حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ
کی جناب مین نہایت بے ادبیان اور شوخیان کرتی ہین تعصب وعناد ونفسانیت سی مثل اہل
ہوا کی جملہ مجتہدین کاملین و علماء مقلدین حنفیہ کو بلعن وطعن یاد کرتی ہین اور یہہ خبر ہین کہ بعض
کتب تفاسیر کلام اللہ شریف واحادیث وہ ہی لوگ ہین جو کسی نہ کسی امام معین کی تقلید کی
پہر ان مشرکون کی کتابونکو کیون پڑہتی ہو اور استفادہ اونسی اوٹہاتی ہو اور بالفعل باعث
مبانی اس مذہب نو حادث کے اور طریقہ بی اعتبار کی صاحب معیار ہین کہ محدث دہلوی بکم

عیاری و مکاری سی بنیاد تبری کی ڈالی ہی اور فساد دین مین اہل سنت جماعت
کی واقع کیا ہی جہال اس امر کو کیا سمجھین کہ یہہ بات کہان تک پہنچتی ہی اور [illegible]
حضرت محدث صاحب کا ایسی بات تو نسی کیا ہی اور انجام کار کو نتیجہ انکار تقلید مذہب سے
کیا نکلتا ہی بالفعل تو تبرا امام اعظم و علمار کاملین حنفیہ پر جاری ہوا ہی آئندہ دیدہ باید
اور بایما حضرت محدث صاحب کے جملہ علمار حرمین حنفیہ کے حق مین حکم کفر و شرک و بدعت
کا بضمیمہ ایہ مطالب کے چھپوا کر اہل سنت جماعت کی علما کی پاس بھیجی ہین اور حضرت
محدث صاحب نے اپنے فریبی کی لئی صرف قران و حدیث شریف کو اصول دین سی قرار
دیا ہی اور اجماع مجتہدین علمار شریعت و قیاس شرعی کو اوڑا دیا ہی یعنی جبکہ تقلید کر
کسی امام معین کے جو کہ باجماع علمار شریعت کے ثابت ہی اور اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب
مین حجت شرعیہ بنی ہی توڑ دی تو حقیقت مین بدانست خود خلافت خلیفہ اول کے جو
قران و حدیث سی ثابت نہین بلکہ اجماع سی ثابت ہی مٹا دی کیونکہ اجماع کا نام
بلوہ اہل عناد رکھا ہی اور خلوت مین حضرت محدث صاحب وہ تعلیم و تلقین کتب مخالفین
دین سی انتخاب کر کے بطور وعظ و نصیحت علمار اہل سنت جماعت کے فرماتی ہین کہ بی علمون
و کم فہمون کو بخوبی سو ظن و نفرت و بیزاری حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ سی خاطر نشین
ہوا اور اونکی عظمت و محامد و مناقب مین تردد واقع ہو کمال جد و جہد و بذل ہمت
حضرت محدث صاحب کے اسی امر پر ہی کہ نعمان بن ثابت کے اجتہاد مین نقصان عیان ہی
با این ہمہ بی دہڑک ارشاد فرماتی ہین کہ امام اعظم گو خود درست کر مقابل حدیث

قیاس کردہ است اور مصنف تفسیر احمدی کی حق مین صاف صاف فرماتی ہین کہ بڑا اہل ہردا
کو دین تہا اور فخر الاسلام کو کہتی ہین کہ بڑا مسخرا تہا کوئی اکابر علمار حنفیہ سی خالی نہین
جو دشنام و مذمت و ملامت کے محذور سی ہی حضرت محدث صاحب جو معلم اول ہین بر وقت تذکرہ
مذہب امام اعظم کی کسی مسئلہ مین صاف فرماتی ہین کہ اوس جاہل کی کون سنتا ہی جبکہ ایسی
کلمات بیہودہ اور فحش در حق اکابر علمار حنفیہ کی معلم اول سی جہال سماعت کرتی ہین تو وہ
لوگ مع شی زائد کوچہ و بازار مین کہتی پہرتی ہین اور ترقی دیتی ہین یہ مروج طریقہ معلم
اول کی ہین اور معلم اول اظہار حق بذریعہ معیار الحق بالدوام والاستمرار کرتی رہتی ہین کہ
نعمان بن ثابت پارچہ فروش و غلام بنی تیم کی نہی حدیث کو چہوڑکر قیاس کرتے تہی
عامل بالرای تہی اور قران شریف مین منصوص ہی وَمَن لَّم یَحْکُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ اور محامد و مناقب امام اعظم کی جو کتب حنفیہ مین مرقوم ہین جعلی تعلی جہوٹی
تعریف ہی اور وہ سب خرافات مخالف احادیث کی ہی چنانچہ رسالہ معیار مین مرقوم ہی کہ
محامد و مناقب نعمان بن ثابت کے جہوٹی تعریف ہی اور یہ جہوٹی تعریف تعصب بغض کا ہی اور
معلم اول کہتی ہین کہ اصول فقہ کی قاعدی گہڑی ہوئی ہین اور بناوٹ کی بات کو تسلیم کرنا
شیطانی کام ہی جو کچہہ حدیث مین آیا ہی صرف وہی معمول بہ ہی خواہ ناسخ ہو خواہ منسوخ
مگر احتجاج بالحدیث ہو ہان معلم اول نے اس طریقہ سی خوب جلب منفعت کے لیے صورت نکالی
ہی جسنے روپیہ دیا حنفی بنکر پہلے تو موافق اوسکی مدعا کے لکہدیا جبکہ اوسی امر خاص مین طرف
ثانی نی اسکو روپیہ دیا شافعی بنکر موافق اوسکی مدعا کی لکہدیا ایسی ایسی واقعات یہان اظہر

عین الشمس ہین اور ایسی فتوی مختلف مقدمہ خاص مین محدث صاحب کے عدالتین بہی
موجود ہین وہ تین مہر مین اپنی گردہ کی لوگونکی کند کروا کی کہین مین اپنی مہر کی سات لگا تی
کو مزین کرکے مستفتی کی حوالہ کردیا اور حق اپنا لی لیا چونکہ سب لامذہب یا ہمذہب محدث صاحب کے
نہین ہین یہ طرح شریک حال معلم اول کی ہین رسالہ معیار کی خبر مین حامی معاذمین معلم
اول کے بالتصریح موجود ہین اور کچہہ لوگ اطراف وجوانب مین واسطی شیوع مطالب معیار حق کے
منتشر ہوئی ہین اور چند روز ہوی جو ایک مقدمہ دائر ہوا کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ زن فا
کی نوجی نے توبہ کرکے ایک مرد شریف سی نکاح کیا تہا چنانچہ بعد نکاح کی لڑکی اوسکے
بطن سی پیدا ہوئی بعد چند مدت کے اور دختر مرگئی زن فاحشہ نی نالش کے کہ دختر میرے
نوجی کی اس مرد شراف سی مجہی ملجاوی کہ ناچنا گانا سکہا کی اوسکی کمائی سی نفع
اوٹہاؤن فتوا طلب ہوا محدث صاحب نے پچاس روپیہ لیکر زن فاحشہ کو یہہ لکہدیا کہ
حق پرورش نانیکا ہی دختر مرد شریف کے بموجب شریعت کی زن قحبہ کو ملجاوی چونکہ انصاف
عدالتین ہوتا ہی لہذا لامذہب کے فتوی پر عمل نہ کیا اور دختر زن قحبہ کو نہ دلوائی اوسکی
باپ کے پاس رہنے دی جبکہ زن قحبہ مقدمہ ہاری صاف صاف کہنی لگی کہ مولوی صاحب نے پچاس روپیہ
بہی مجہہ سی لئی اور میرا مقدمہ ہروادیا اور بہت سی کارنمائیان حضرت محدث صاحب نے
کی ہین سود کو حلال کردیا ایک عورت کا عقد صحیح ایک شخص سے ہوا تہا وہ عورت عاقلہ بالغہ تہی
زوج اول اوسکا روزگار پیشہ سفر مین گیا ہوا تہا اوس عورت سے کچہہ لیکر فتوا لکہدیا کہ احتمال
زنا کا ہی لہذا نکاح دوسری شخص سی اوسکا کردو چنانچہ ایک شخص رضامند ہوا اوسنی نکاح

اپنا کر لیا زوج اول یہہ معاملہ سنکر یہان آیا عدالت مین نالش کے سب لوگ ماخوذ ہوگے
وہ عورت بہی ماخوذ ہوئی جوابدہی مین فتوا پیش کیا اوسمین نابالغ قرار دی کر نکاح اول کو
باطل کیا تہا تحقیق جو کیا تو زن مذکورہ تیس برس کی نہی عجب مضحکہ ہوا کہ تیس برسکی عورت کو
حضرت محدث صاحب نے نابالغ قرار دیکر خوب اچہا کام کیا یہہ مقدمہ بہی بالفعل ہوا ہے سب پر
حال بخوبی عیان ہے، غرض بذریعہ عدم تقلید کی خوب بازار رشوت ستانیکا گرم ہی اور زر
خطیر اچہی حیلہ سی حاصل ہوتا ہی اور اہل غرض تو ایسی جمع والون پاس بہت رجوع
کرتے ہین سا چو احمق در جہان باقی ست مفلس کس نمی ماند محدث صاحب رہبر ایمان
لامذہب جو اصول فقہ کی قاعدی گہڑی ہوئی بتاتی ہین ذرہ بہی خبر نہین کہ اصول کی قاعدے
نظم قران معنی قران دبیان اقسام سنت نبوی مثل حدیث متواتر و مشہور و خبر احاد و قیاس
اجماع و ظاہر و نص و مفسر و محکم و ناسخ و منسوخ وغیرہ یہہ سب ہین جبکہ نظم قران و معنی قران
کو بناوٹ فرماتی ہین تو یہہ قران شریف کیا بیاض عثمانی ہی جیسا کہ اہل ہوا اعتقاد کرتی
ہین ایسی بات وہ کہی جسکو حیا و شرم نہو علوم سی ناواقف ہو سنت جماعت کے مذہب سے
خبر نہ رکہتا ہو ترجمہ حدیث کا پڑہ کر محدث بی سند بنا ہوا در باوجود بی سندی کی علمی استعداد کو
کی حضرت امام اعظم کو حدیث صحیح تو نہ ملی اور جملہ علما حنفیہ بہی واقف نہون اور آج حضرت
محدث صاحب کو وہ حدیث صحیح ملجاوی قرب زمانہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین تو جب
حیران ہجدان حدیث کا ہو حضرت امام اعظم کو اور حضرت محدث حال واجدادس حدیث
کی ہون اور بہ بانگ بلند یہہ فرماتین کہ امام اعظم جاہل ہے حدیث کو چہوڑ کر قیاس کیا کرا

ہوئی واقعی اگر یہہ امر حق ہی تو بالکل امام اعظم کا اجتہاد باطل ہی کیونکہ امام کی نزدیک
اجتہاد مین یہہ بہی شرط ہی کہ جب تک حدیث موجود ہو قیاس کرنا ممنوع ہی پس عدم علم حدیث امام
حدیث یا تو موجب جہل کا ہی یا مبطل اجتہاد ہی اور بر تقدیر فرض محال کے پہر قصور
صرف حضرت امام اعظم کی طرف عاید نہین ہوتا ہی بلکہ اور ائمہ بہی اسمین شریک ہین چنانچہ
حضرت امام شافعی صاحب کے اکثر مسائل قیاسیہ مقابل احادیث صحیحہ کی ہین اگرچہ قوت کے
بعد نصوص قطعیہ کے تو پہر مسائل اجتہادیہ مستنبطہ قران و حدیث حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کی
ہین ہے اور مجتہد مظہر حکم شرعی کا ہی مثبت نہین ہے اور خدا و رسول کا کلام جسمین احتمال خطا
کا نہین ویسا قول مجتہد کا نہین ہے اور مخالفین تو خدا رسول کے کلام مین بہی خطا کا احتمال کرتے
ہین بلا مذہب علم اگر امام اعظم کو جاہل کہین تو کیا عجب ہے مگر برکت تعلیم و تلقین ظاہری و باطنی
سی حضرت معلم اول کے بعض بعض جاہلون نا انصافون کو بالفعل خصومت و حقد و حسد
حضرت امام اعظم سی اسقدر خاطر نشین ہوئی کہ نام لینی سی امام اعظم کی بی ادبی کرتی ہین
اور سراج امت کہنی سی تو گالیان دیتی ہین بالفعل یہانتک نوبت پہونچی ہی کہ حضرت
معلم اول کی یہہ جز مقرر ہوگئی ہی کہ تقلید امام معین کے واجب ہے اور امام اعظم سراج امت ہین اور
جسوقت یہہ کہا پہر تماشا دیکہو کہ کیا شور و غل و فریاد و فغان کرتی ہین افسوس ہے کہ نفسانیت
سی بنیاد تبری کی حضرت محدث صاحب نے قایم کی ہی جہال و معتقدین عقیدتمند خاص
تو کوئی دقیقہ مذمت کا امام کی حق مین فرو گذاشت نہین کرتی اور دہلی مین فیضان تعلیم سے
جو کچھہ ہو رہا ہی بخوبی عیان ہی مگر قریات و قصبات مین جو خلفا حضرت محدث صاحب گئی ہین

وہان کی مساجد مین کتاب معیار وغیرہ خرافات معاندین بی اعتبار کی ہاتہہ مین لیکر یہہ
وعظ و نصیحت کرتے ہین کہ تقلید کرنی امام معین کے بدعت و شرک ہی اور مقلد امام معین کا جہنمی
و زندیق ہی پابند کسی مذہب کا ہونا چاہئی حلت و حرمت سب کچہہ معمول بہ ہونا کہ تقلید امام معین
کی جو بدعت و شرک ہی لازم نہ آوی کبہی حلت پر عمل کیا کبہی حرمت پر یعنی کبہی لحوم حمر اہلیہ
نوش کیا کہ حدیث مین آیا ہی کُلُوا مِن سَمِینِ مَالِکَ اور بہت سی باتین کہتی ہین لہذا لوگون مین فساد
و ہنگامہ برپا ہوتا ہی کوئی کہتا ہی پیغمبر خدا کی وقت مین تقلید امام معین کی کہان تہی قران
شریف و حدیث شریف مین کہان منصوص ہی کہ تقلید امام اعظم کی واجب ہے اس شرک و بدعت سی بچو
اور جو امر قران شریف و حدیث شریف مین ہو اسکو صرف امام اعتقاد کرو اور کوئی کہتا کہ ہزارہا اولیا
اللہ و علماء شریعت و صلحاء کاملین و مولفین کتب تفاسیر و حدیث شریف و مصنفین کتب عقائد دینیہ
وغیرہ سب کسی نکسی امام معین کے مقلد تہی یعنی یا تو حنفی تہی یا شافعی جبکہ یہہ سب بدعتی و مشرک
ہوئی تو اعتبار اونکی تالیف و تصنیف کا نرہا اور قرن اول و ثانی و ثالث کے لوگ بالفعل موجود
نہین ہین جو بالمشافہ اونسی دین کے باتین حاصل کرین اور نزول وحی کا بالفعل محال ہی
اس صورت مین عمل کرنا ضروریات دینیہ پر ہمکو کس طریقہ سی منصور ہی کہ بعد قرن ثالث کے
اکثر وہی لوگ ہین جو مقلد امام معین کے ہتی وہ سب بسبب تقلید امام معین کے مشرک ہوئی شرکون
کی تالیف قابل اعتبار کی نرہی اور اصول دین اہل سنت جماعت کے چار ہین قران شریف حدیث
شریف اجماع امت مرحومہ و قیاس مستنبط ازین ہر سہ ان چار اصول مین سی دو اصول تو باطل
ہوئی یعنی اجماع و قیاس باقی رہی دو اصول یعنی قران شریف و حدیث شریف صداقت

ان دو اصول کی فی زماننا بذریعہ مفسرین کلام اللہ شریف کے و محدثین مولفین صحاح ستہ کے
ہی چونکہ مفسرین اکثر شافعی اور بعضی حنفی ہیں بہر کیف مقلد امام معین کے تہی وہ سب مشرک بدعتی ہوگئے
لہذا اصل اقتدا ان دو اصول کی بہی ساقط ہوئی اور بیخ و بنیاد اصول اربعہ اہل سنت جماعت
کندہ ہوئی اور خلافت خلیفہ اول کے کہ نہ قران سی نہ حدیث سے ثابت ہی بلکہ اجماع سی ثابت
ہی اور اجماع حجت شرعیہ صحیحہ تہا اور ثبوت تقلید امام معین کا بہی اجماع سی ثابت ہی اسی سبب سے یہ بہی دائرہ
بطلان میں آگیا اور دین سنت جماعت کا جلے ہوا بعد مشاجرات بسیار کی وہ لوگ دہلی میں آگئے
اور علما سی سب حال بیان کیا اور ہر ایک امر کا جواب حاصل کیا چنانچہ وہ سب امورات و کلمات
و حرکات مع وعظ و نصیحت بجنسہ ثبت کیے جاتی ہیں اور جواب انکی استفسارات کے جو علمانے دی ہیں
وہ بہی مرقوم کیے جاتے ہیں **استفسار اول** بعضی لوگ دہلی سی قصبات و قریات میں تشریف
لیگئے ہیں اور وہاں کی مسجد میں امامت کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم محمدی ہیں تقلید شخصی کو بدعت
و شرک اعتقاد کرتے ہیں اور وضو و نماز میں وہ کام کرتے ہیں کہ جس سے مقتدی کی نماز ادا نہیں ہوتی
مثلاً دانستہ وہ اوس چاہ کی پانی سی وضو کرتے ہیں کہ جسمیں کتا گر کے مرا گیا ہو پہٹا سڑا پانی
بدبو ہو اور نہ کتا نکالتی ہیں نہ پانی اوسی پانی سی وضو و غسل کر کے نماز پڑہاتی ہیں اور اگر چاہ
پاک کرنیکو کہتی ہیں تو جواب دیتی ہیں کہ مسلمان کو عمل حدیث پر درست ہے حدیث میں آیا ہی
اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ یعنے پانی پاک ہی کوئی چیز اوسی ناپاک نہیں کرتے
اور بعد فصد کے وضو نہیں کرتی اور نماز پڑہا دیتی ہیں اور مسائل مختلفہ حلت حرمت کے سب برخلاف
اور حوالہ ان سب امورات کا یعنی حرمت تقلید وغیرہ کا کوئی نئی مولوی محدث دہلوی بتاتی ہیں

انکی طرف کرتی ہیں اور کتاب معیار اور چند رسائل ارد و کی جو چہپکر شہرہ ہوئی ہیں
لطور سند کی دکہا دیتی ہیں اس سبب سے بڑا فتنہ عظیم مسلمانوں میں روان پڑرہا ہی جو ا
مقلدین امام معین کے نماز ایسی بد مذہبوں کی پیچہی نہیں ہوتے کہ گمراہ و بد دین ہیں چنانچہ
علماء ہند و علماء عرب و مفتیان ہر چہار مذہب مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و جملہ حرمین شریفین کا
اجماع کامل ہی کہ یہ گمراہ ہوئی اور واجب التعزیر ہوئی ایسی لوگونکی منعقد ہوا ہی اور فتوی علماء عرب کے
موجود ہیں پس منکر ایسی اجماع کا دائرہ فرقہ ناجیہ اہل سنت جماعت سے خارج ہی جاہل ہوا ہی
ایسی بد مذہبونکو حنفی لوگ اپنی مسجدونسی نکال دیں بلکہ اپنی مسجدونمیں بہی نہ آنی دیں اور آبادیسی
نکالدیں اور ہرگز مجالست ایسی لوگونسی نکریں وہ لوگ بعقل خود مختار ہیں ہوگئے خود ہر کوئی
اپنی بات کو حق جانتا ہی معتزلہ کہتی ہیں کہ اصحاب عقل ہم اہل حق ہیں ہیں اور کلام اللہ شریف
اور احادیث صحیحہ سی وہ بہی حجت پکڑتے ہیں اور حدیثونمیں سب کچہہ موجود ہی اور سب طرح کی حدیثیں
پائی جاتی ہیں مگر تشید ارکان دین کا اجماع و قیاس سے ہوا ہی اہل ظواہر و معتزلہ وغیرہ ایسی ہی
باتونسی بی اعتبار ہوئی کہ فساد عقیدہ برباد کنندہ ایمان ہی اصول اربعہ اہل سنت جماعت
سی دو اصول یعنی قران وحدیث کو تسلیم کرنا اور دو اصول یعنی اجماع و قیاس کو نہ تسلیم کرنا
بداعتقادی کی بات ہی ایسی شخص کا حال یہہ ہی کہ گلاب کے حوض میں جبکہ ایک قطرہ پیشاب
کا یا شراب کا پڑجائی تو صورتاً گلاب میں کچہہ نقصان نمایان نہیں ہوتا کہ خوشبو ویسی ہی
رہتی ہی مگر وہ سب گلاب برباد و خراب ہے ایسی طرح سنی مذہب محدث اگر اجماع و قیاس کو حرام
اعتقاد کری اور طور اہل عناد و شیطانی کے کام کری اور یہہ کلمات زبان پر لاوی کہ امام اعظم

کو خورد و اور امام اعظم جاہل ہے کون سنتا ہی اور علما کاملین حنفیہ کو سب و شتم و مذمت ملامت
سی یاد کری تو یہ نہایت بد اعتقادی کی بات ہے اور کمال زیادتی ہی اعتقاد رشد ست منتفا
دین داری کی بات نہین ہی فاتقوا مواضع التہم جہال تہوڑی سی بات طعن کی سن کے
سنکر گمراہ ہو جاتی ہین آل و انجام کار کو نہین سمجہتی ہین تکلموا الناس علی قدر عقولہم
جہال کیا جانتی ہین کہ قطعی کیا ہی اور ظنی کیا ہی واجب العلم والعمل کیا ہی اور ثبوت اسکا کس دلیل
شرعی سی ہوتا ہی اور مدارج قوت کے دلائل مین اور ترجیح اصول اربعہ اہل سنت جماعت مین کس ترتیب
سی ہی اول قران شریف بعد ازان حدیث شریف بعد ازان اجماع بعد ازان قیاس پس تقلید
واجب العمل ہی اجماع سی اور اجماع حجت شرعی سی ہی اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب
والسنۃ والاجماع والاصل الرابع ھو القیاس المستنبط من ھذہ الاصول الثلثۃ
والدلیل علی الحصر حدیث معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ انتہی من کشف بزدوی
یعنی اصول شرع کی تین ہین کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع و اصل چہارم قیاس ہی جو تینون
اصول سی استنباط کیا جاوی اور دلیل حصر پر حدیث معاذ بن جبل کی ہی قال الشیخ الامام
الزاھد ابو الحسن رحمہ اللہ العلم نوعان علم التوحید والصفات وعلم الشرائع
والاحکام والاصل فی النوع الاول التمسک بالکتاب والسنۃ ومجانبۃ الھوی
والبدعۃ ولزوم طریق السنۃ والجماعۃ الذی کان علیہ الصحابۃ والتابعون
ومضی علیہ الصالحون وھو الذی ادرکنا مشائخنا وکان علی ذلک سلفنا
اعنی ابا حنیفۃ وابا یوسف ومحمدا وعامۃ اصحابھم رضوان اللہ علیھم اجمعین

والنوع الثانی اتقان المعرفة بوجوه معانی النصوص ومعانیها والقسم الثالث
هو العمل به حتی لا یصیر نفس العلم مقصودا انتهی اور بغیر معرفت اصول فقہ کی اور
اصول حدیث کی عامل بالحدیث ہونا محل خطر ہی کما قال النووی وهو یقع فی الباطل
ولا یتنبه یعنی بطلان میں پڑیگا اور اوسکو خبر نہو گی کہ میں بطلان میں پڑا ہوں وقال
محمد رحمه الله فی آداب القاضی لا یستقیم الحدیث الا بالرای ولا یستقیم الرای
الا بالحدیث اور کتاب التمهید میں مرقوم ہی قال العلماء لا یجوز تقلید غیر الاربعة
بحیث یحصل بتتبع التخفیف من مقلد بان یاخذ من کل مذهب ما هواه کتقلید
الشافعی فی مسح بعض الراس ومالک فی طهارة الکلب انتهی اور توضیح تلویح
میں ہی ما اتفق علیه المجتهدون من امة محمد صلعم فی عصر علی امر فهذا
من خواص امة محمد صلعم فانه خاتم النبیین فلا وحی بعده وقال الله تعالی
الیوم اکملت لکم دینکم ولا شک ان الاحکام التی ثبتت بصریح الوحی بالنسبة
الی الحوادث الواقعة قلیلة غایة القلة فلو لم یعلم احکام تلک الحوادث من
الوحی وبقیت احکامها مهملة لا یکون الدین کاملا فلا بد ان یکون الحجج بعد
ولا بد استنباط احکامها من الوحی فان استنبط المجتهدون فی عصر حکما
واتفقوا علیه یجب علی اهل ذلک العصر قبوله فاتفاقهم صار بینة علی ذلک الحکم
فلا یجوز بعد ذلک مخالفتهم لقوله تعالی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا
من بعد ما جاءهم البینات انتهی اور عضدی میں مرقوم ہی الاجماع لا ینسخ

و لا يتسع بها ايضا فيه استدل الغزالي على حجية الاجماع بقوله عليه السلام
لا تجتمع امتي على الخطاء من وجهين احدهما تواتر المعنى وهو انها اخبار ايام
كثيرة نحو لا تجتمع امتي على الضلالة لا يزال طائفة من امتي على الحق حتى تقوم
الساعة حتى يخرج المسيح الدجال يد الله على الجماعة من فارق الجماعة مات ميتة
جاهلية الى غير ذلك والثاني تلقي الامة لها بالقبول وايضا في العضدي
استدل امام الحرمين على حجية الاجماع بان الاجماع يدل على وجود دليل
قاطع في الحكم بامتناع اجماعهم على المظنون عادة فيكون حجة قطعا وهو المطلوب
انتهى اگر کوئی کہے کہ وہ اجماع جو حجت قطعی ہے وہ اجماع صحابہ کا ہے اور تقلید پر امام معین کے
ایسا اجماع ہے جیسا محرم میں تعزیہ داری کرنے پر اجماع ہے جواب دیا جاوے گا کہ ایسی بات
کوئی دیندار زبان پر نہیں لا سکتا ہے کہ تقلید پر اجماع علماء شریعت ایسا ہے جیسا تعزیہ دار
پھر جو کوئی بے علم معنی اجماع شرعی کے نہ جانتا ہو وہ ایسی بیہودہ بات کہے لغت میں معنی
اجماع کے اتفاق کے ہیں اور اصطلاح میں اتفاق مجتہدین کا امت مرحومہ سے امر دینی پر کسی
زمانہ میں کسی امر پر ہو قال الغزالي رحمه الله الاجماع اتفاق امة محمد صلعم خاصة على امر
من الامور الدينية اور عضدی میں ہے [illegible]
العزم وثانيهما الاتفاق وفي الاصطلاح اتفاق [illegible]
من امة محمد صلعم في عصر على امر والمراد بالفقهاء [illegible]
اور کتب معتبرہ اصول فقہ مثل کشف بزدوی وغیرہ میں مرقوم ہے باب [illegible]

اختلف الناس فيمن يعتد بهم في الاجماع قال بعضهم لا اجماع الا للصحابة رض و
قال بعضهم لا اجماع الا لاهل المدينة وقال بعضهم لا اجماع الا لعترة النبي
عليه السلام والصحيح عندنا ان اجماع كل عصر من اهل العدالة والاجتهاد
حجة ولا عبرة لقلة العلماء وكثرتهم ولا لمخالفة اهل الهواء فيما نسبوا به الى الهوى
ولا بمخالفة من لا راى له كالعوام ثم الاجماع على مراتب فالاقوى اجماع الصحابة
نصا ثم الذي ثبت بنص بعضهم وسكوت الباقين ثم اجماع من بعد الصحابة
على حكم لم يظهر فيه قول من سبقهم مخالفا ثم اجماعهم على قول سبقهم فيه مخالف
فقد اختلف العلماء في هذا الفصل وعندنا اجماع علماء كل عصر حجة فيما سبق
فيه الخلاف وفيما لم يسبق لكنه فيما لم يسبق فيه الخلاف بمنزلة المشهور من الحديث
وفيما سبق فيه الخلاف بمنزلة الصحيح من الآحاد واذا انتقل الينا اجماع السلف
باجماع كل عصر على نقله كان في معنى نقل الحديث المتواتر واذا انتقل الينا بالافراد
كان كنقل السنة بالآحاد انتهى اور معدن میں مرقوم ہی اما اجماع الصحابة
بمنزلة آية من كتاب الله والسنة المتواترة فيكفر جاحده ثم اجماع للمتاخرين
على احد اقوال السلف بمنزلة الصحيح من الآحاد والمعتبر في الفقه والشريعة اجماع
اهل الراى والاجتهاد من اهل السنة والجماعة فلا يعتبر بقول العوام والمحدث
الذي لا بصيرة له في اصول الفقه انتهى اور شرح مختصر الاصول میں ہی وخالف
النظام وبعض الروافض في ثبوت الاجماع انتهى اور شرح منار میں ہی فصل بعض

المعتزلة والروافض ان الاجماع ليس بحجة لان كل واحد منهم يحتمل ان يكون
مخطئا فكذا الجميع ولا يزداد قوة كحبل المؤلف من الشعرات فا مثاله انتهى اور
بزدوی وکشف مین مرقوم ہی من انكر الاجماع فقد ابطل دينه كله لان مدار
اصول كلها ومرجعها الى اجماع المسلمين والحاصل ان الاجماع حجة مقطوع
بها عند عامة المسلمين ومن اهل الهوى من لم يجعله مثل ابراهيم النظام و
القاشاني من المعتزلة والخوارج واكثر الروافض انه ليس بحجة من حيث الاجماع
ولكنه حجة من حيث ان الامام داخل فيهم فالحجة قول الامام دون الاجماع
انتهى اور توضيح وتلويح مين ہى وحكم الاجماع ان يثبت المراد به شرعا على سبيل اليقين
يعني ان الاجماع في الامور الشرعية يفيد اليقين والقطعية لقوله تعالى
وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس وكتاب المبين مين مرقوم
ہى ومن تفرق عن هذا الجمع فانه يكون ضالا عن الدين بدليل قوله تعالى
واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا اي بدين الله تعالى اي السنة والجماعة ونهانا عن التفرق
عن السنة والجماعة بدعة وضلالة ويكون صاحبها من اهل النار لقوله تعالى
ولا تكونوا كالذين تفرقوا دينهم ثم قال فاولئك لهم عذاب عظيم ولما روي عن
النبي صلعم انه قال ستفترق امتي من بعدي على ثلثة وسبعين فرقة كلهم
في النار الا واحدة فهذه الواحدة هي اهل السنة والجماعة فاتبعوا السواد الاعظم
فانه من شذ شذ في النار ثم اهل سواد الاعظم كان اصحاب النبي صلعم ومن

وہ قابل اعتبار کی نہیں ہی چنانچہ بعضی جہال کو یہہ تعلیم کیا ہی کہ اگر کوئی مقلد دربارۂ ثبوت
اجتہاد کی کوئی حدیث پڑہی تو تم بہی مخالف کہہ دو کہ موضوع ہی چنانچہ ایک لامذہب جاہل کے
سامنے کہا کہ قال اصدق الصادقین ملۃ ابراہیم حنیفاً وہ لامذہب مخاطب صاف
فرمانے لگے یہہ بہی موضوع ہی اور دوسرے کہا کہ قرآن کی آیت کو موضوع کہتا ہی اوس نی جواب دیا
کہ قرآن کی بہت آیتیں اور بہت سے حدیثیں موضوع بنالیں ہیں الا ایک ہی مذہب کا چار ہو سکے
اگرچہ وہ لامذہب جاہل تہا کہ دلیل اچہی لایا فقط اور جای انصاف ہی کہ اگر یہہ اجماع علما شریعت کا
بلوہ اہل عناد ہی اور اجماع صرف صحابہ کا معتبر ہی باقی بوجود اہل عناد تو اس صورت میں علم فقہ و علم
عقائد تو باطل ہوا کہ تالیف و تدوین اوسکی قرن اول میں اجماع صحابہ کا منعقد نہیں ہوا بلکہ
تالیف کتب تفاسیر و حدیث شریف کے جو بالفعل درس میں ہیں باجماع و اتفاق علما کے عمل میں آئی ہی
اور باجماع صحابہ کی بعد تالیف و ترتیب و تصنیف عمل میں نہیں آئی تو یہہ بدعت بدون دلیل شرعی
کی یعنی بدون اجماع صحابہ کی موجود ہوئی حضرت محدث صاحب اس کو بہی حرام و شرک اعتقاد کرین اور
قطع النظر اسکے جملہ کتب تفاسیر و احادیث مولفہ مقلدین ائمہ اربعہ کے ہین اور وہ کتب ہی شیعہ علما اہل سنت
جماعت کے ہین تقلیدی ائمہ اربعہ کے نعوذ باللہ کیا وہ سب مشرک تہی بس احتجاج اونسے درصورت تقلید
امام کی ساقط ہوگا اور کہنا لامذہب ہونیکا بعض ارکان دین لئے ایک مذہب کے طرف دوسری امام
مذہب کے انتقال کیا ہی مفید اونکی مدعا کی نہیں ہی کہ یہہ تقلید امام معین کے لازم پکڑی غرض لغو کہ ایسے
جاہل جو ہین کسی کسی امام معین کا مقلد ہونا ضروری ہی والا مجتہد منکر ہی لا ہو لاکرے و لا ہو کا
صحن ... اور عمل کرنا کبہی حرمت پر کہ متعہ حرام ہی اور کبہی حلت پر کہ متعہ

ہی اور حدیث مطلق کی کبھی مین حمد قرار دیکر عمل کرنا اور کبھی مین حیثیت بدون قاعدون کے
کی جو گھڑی ہوئی قاعدے ہین کیونکہ مستور یعنی اور اسیطرح بہت سے مسئلے ایسی ہین کہ حدیث صاف
بغیر پابند ہونے گھڑی ہوئی قاعدون کے جواب نہین دیسکتے مثلاً ایک شخص کے دو غلام ہین وہ ایک کو کہا
ھٰذا حرام ھٰذا کا بیان کونسا غلام آزاد ہوگا آیت و حدیث مین حکم عتق غلام معین کا
یا غیر معین کا ثابت کردین اور اجتماع متنافیین یعنے حلت و حرمت کا بنسبت شخص واحد کی حالت واحد
مین ممنوعات شرعیہ سے ہی کما فی التوضیح والتلویح الجمع بین المتنافیین بالنسبۃ الی
شخص او شخصین ممتنع فی شریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لانہ مبعوث الی الناس کافۃ
کالحکم الی الحی بحرمۃ الشیٔ لشخص او نفیھا من غیر تفرقۃ فلا یمکن ان یحمل شخص
او شخصین مرۃ علی الحل و مرۃ اخری فی ذلک الباب فی زمان واحد فی حالۃ
واحدۃ علی الحرام انتہی کلامہ روایتین تو احادیث مین متعارض ہین سنت جماعت ہوکر
تو سب پر عمل نہین کرسکتا ہی اور اسیطرح مثلاً ایک امام خاص کا ہوکر بغیر قدرت نامہ و ملکہ استنباط
ہوسات نفس سے عامل دوسری امام کی مسئلہ پر نہین ہوسکتا ہی کیونکہ اگر بذریعہ حدیث کے وہان
عامل ہوا تو عامل بالحدیث ہوا اور جو دلیل شرعی سے ترجیح نکال کر عامل ہوا ہی تو خود مجتہد ہوا
پس تقلید باطل ہوئی اور جو بلا ترجیح کی دوسری امام کی کسی مسئلہ پر عامل ہوا ہی اور بلا وجہ اپنی
امام کا اجتہاد باطل کرکے وہان گیا تو اہل ہوا سے ہوا ولو فرضنا کہ حنفی شافعی وغیرہ
کے مذہب پر عمل کرتا ہی تو فی زماننا ایسا شخص خود رائی و خود پسندی ہی اور اسکا کوئی قول
قابل اعتبار کی نہین ہے اعلم ان التقلید فی زماننا واجب بالاجماع علماء اہل السنۃ

جان و تحقیق تقلید زمانہ ما یعنی واجب ہی بسبب اجماع علماء اہل سنت ۱۲

جمع درمیان منافیان [illegible]
نسبت ایک شخص یا دو شخص
منع ہی شریعت [illegible]
[illegible] ہی حلال یا حرام
[illegible] ایسا صحیح [illegible]
سکے [illegible]
پس ایک شخص [illegible]
ہی حلال اور حرام
بہ ہی اور خاص حال واحد
زمانہ واحد مین ۱۲

وَالْجَمَاعَۃِ کُلُّ مَا ھُوَ وَاجِبٌ بِالْاِجْمَاعِ عُلَمَاءِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَھُوَ ثَابِتٌ بِدَلِیْلٍ شَرْعِیٍّ وَالتَّقْلِیْدُ فِیْ زَمَانِنَا ثَابِتٌ بِدَلِیْلٍ شَرْعِیٍّ اَمَّا الصُّغْرٰی فَبِاتِّفَاقِ عُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ فِیْ زَمَانِنَا بَیِّنُ الْوُجُوْدِ وَاَمَّا الْکُبْرٰی فَلِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَالْمُنْکِرُ لِتَقْلِیْدِ الْاِمَامِ الْمُعَیَّنِ خَارِجٌ عَنْ فِرْقَۃِ النَّاجِیَۃِ الَّتِیْ ھِیَ اَہْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَتَدَبَّرْ

**استفسار دوم** رسالہ معیار الحق وغیرہ مین عبادت الٰہی و ذکر اللہ و استغفار و طواف کو لیلاً و نہاراً طاعات و عبادات مین و تلاوت قرآن کو بدعت قرار دیا ہی اور اکثر ایسی عبارات کتب معاندین اہل سنت جماعت کے انتخاب کر کے بطرز بیان طریقہ اہل سنت کے فراہم کر کی مغالطہ دہی کی ہی اور تقلید امام معین کو حرام و شرک نظماً و نثراً بعض تالیفات مین بہی بیان کیا ہے وہ رسالہ معیار و دیگر رسائل اوسی مضمون کی قابل اعتبار و لائق سماعت کی ہین یا نہین ہین

**جواب** واقفان اسرار صاحب معیار پر بخوبی آشکار ہی کہ باستعانت کتب معاندین دین کی رسائل تصنیف کر کی بنیاد تبرّی کی قایم کی ہی اور کہین کی بات کہین لگا دی کہین کا مطلب کہین جما دیا ہی ضعیف قول لی لیا قوی چہوڑ دیا جنکو عبور کتب عالیہ محققین پر نہین ہے اونکو دہوکہ دیا اور جہال کا اعتقاد برباد کیا حقیقت حال یہہ ہی کہ کتب تفاسیر و حدیث و تصانیف و کتب علم عقائد و علم کلام مین سطرحکی روایتین موجود ہین خوارج بہی اہل سنت کے کتابون سے روایات نکال کے ارکان دین پر رد و قدح کرتی ہین اسیطرح اور فرقی کی لوگ بہی کتب اہل سنت جماعت کے اپنی اپنی مطلب کے مطابق انتخاب کر کی اہل سنت جماعت کی عقائد کو توڑتی ہین مگر علماء اہل سنت جماعت نے وہ تحقیقات کیے ہی کہ کچہہ گنجایش جرح و قدح کو باقی نہین رہی ہے

وقال الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ فھو عیال ابی حنیفۃ وقال ابو جعفر المنصور العبدلی روی ان ابا حنیفۃ کان یحیی نصف اللیل فاشار الیہ انسان وھو یمشی وقال لغیرہ ھذا ھو الذی یحیی کل اللیل فلم یزل بعد ذلک یحیی کل اللیل وقال انی استحیی من اللہ ان اوصف بما لیس فی من عبادہ اور بہت سی محامد ومناقب کتب معتبرہ اسماء الرجال شافعیہ میں بھی امام کی منقول ہیں اور حنفی علماء تو جہوڑی ہی ہیں مگر علماء شافعی وغیرہ وامام سمعانی بھی جہوڑے ہیں اگر خوف اطناب کا نہوتا تو کتب شافعیہ سے بھی بہت سا کچھہ نقل کیا جاتا تاکہ وہ لوگ بھی شریک بشری کی ہوکر عنایات لامذہبون کسی ممتاز ہون علماء حنفیہ کو یہہ گمان ہی کہ کوئی شخص مستور الحال ظاہر میں وباطن اہل سنت مباحث کے طریقہ میں فتنہ برپا کرتا ہی اگر مشاجرات صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جنگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سی کوئی شخص واسطے فساد عقیدہ جہال کے مثل رسائل مطبوعہ لامذہبون کے ایک رسالہ معیار الاعتقاد اس مضمون کا تالیف کری کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو خلیفہ اول نے دکہہ دیا اور باوجود شہادت دینی علی مرتضی وحسنین وحضرت ام ایمن کے انکا حق نہ دیا کہ خاتون محشر نے آزردہ ہوکر ترک کلام کیا اور وصیت کی کہ میری جنازہ پر حاضر نہون اور نہ شریک نماز جنازہ ہون چنانچہ نہ کلام کرنا حضرت فاطمہ علیہا السلام کا صحیح بخاری میں منصوص ہی ما تکلمت حتی ماتت اور صحیح مسلم میں یہہ حدیث منقول ہی کہ پیغمبر خدا نے بروقت شدت مرض کے ارشاد فرمایا کہ دوات قلم کاغذ لاؤ کہ میں تمکو کتاب لکھہ دون تاکہ میرے بعد تم گمراہی میں نہ پڑو باوجود ارشاد نبی کی صحابہ حاضرین نے امر نبی کا نہ مانا اور قرآن شریف

امام غزالی نی رسالہ میں لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ آدہی رات تک جاگتی تہی کسی نی انکی طرف اشارہ کر کی یہہ کہا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ تمام شب جاگتا ہے بعد اسکے ہمیشہ امام اعظم تمام شب جاگتی لگی کہا کہ مجہی حیا آتی ہی حق سبحانہ تعالی سی کہ توصیف کیا جاؤں میں اس وصف سے جو مجہہ میں نہو ۱۲

[illegible]

میں اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کسی نی زنہار
قلم کا منگانا کر جائز نکیا بلکہ یہ کہا کہ حسبنا کتاب اللہ اور نسبت ہذیان کی پیغمبر خدا کی طرف
کی اور درباب تجہیز جیش اسامہ کے پیغمبر خدا نی نہایت تاکید فرمائی تہی مگر بخلاف ارشاد
نبی کی درباب تجہیز جیش اسامہ کے تاخیر اور توقف عمل میں آیا اور یہ سب باتیں کتب معتبرہ اہل
سنت جماعت میں منقول ہیں بہرکیف عدم امتثال فرمان نبی کا داخل جرح صحابہ کی عقلاً و
نقلاً نہیں ہی اگرچہ محامد اور مناقب سی خلیفہ اول کی ہمکو فخر ہی کہ وی ہماری پیشوا ہیں مگر ان
مناقب سی جو داخل جرح ہوں نہیں تہے جہوٹی تعریف کرنی شعبہ رفض کا ہی پس ایسی لغو فریبی کی
باتونسی جہال ناقص الاعتقاد یا کم علم کم فہم تو دہوکہ کہا جاتے ہیں جیسا کہ رسائل مطبوعہ بی اعتبار سے
کچھ حنفی مرتبہ اعتدال سی تجاوز کرکی تقلید شخصی کو حرام و شرک و بدعت اعتقاد کرنی لگی لیکن صحیح الاعتقاد
سنی مذہب کے رسالہ معیار اور رسائل مطبوعہ مطلع کی اعتبار سے کبہی تردد اور متزلزل نہوگا اور علماء
شریعت و ائمہ اہل سنت جماعت نے تحقیقات اصول دین اور فروع کی ایسی کی ہی کہ کچھ بہی جرح و قدح
و گنجائش طعن کے حضرات خلفاء راشدین کی طرف عاید نہیں ہوتی ہی کہاں ترک کلام حضرت فاطمہ علیہا
السلام کا درباب طلب باغ فدک کی اور کہاں مطلق کلام نکرنا اور کہاں شدت مرض میں پیغمبر خدا کو
تکلیف کتابت کی نہ دینی کہ بسبب فرط محبت کی دل صحابہ کبار کا سیماب وار شدت مرض سرور کائنات
سی بیقرار تہا کہاں حکم نبی کا تسلیم نکرنا جان و مال تو وہ لوگ حضرت سرور کائنات پر تصدق کریں اور
اوپر ایمان لائیں پہر ایسی جان نثاروں سی حکم نبی کا نہ ماننا عقلاً و نقلاً ممکن نہیں ہے یعنی اون لوگو
جنکے رضامندی حق سبحانہ تعالیٰ قرآن میں بیان کری اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اولٰئک

یعنی لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ نی
جنکی دلون میں
ایمان
میں

حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون ۝ فاتمی ایمان قولی من
الایمان الذی کتب اللہ فی قلوبہم ثم سجل بانہم حزب اللہ ثم حکم بانہم ہم
المفلحون اور حق سبحانہ تعالی فرماتی ہین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور حق سبحانہ تعالی
فرماتی ہین ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین اور ثلت یعنی جماعت کثیرہ کی ہی اور
نص صریح ہی لیغیظ بہم الکفار یعنی غیظ صحابہ سی کرنا زمرہ کفار مین داخل ہونا ہی ایسی
ایسی مومنین کاملین سی کیونکر نافرمانی ہو سکتی ہی اور تاخیر در بابۂ تجہیز جیش اسامہ کی بلحاظ
تکمیل مدارج دین و تشیید ارکان جیش کی بمقتضائے مصلحت ورد دیکی اگر عمل مین آئی تو بعد از ان
فرمان برداری حکم پیغمبر خدا کی بوجہ اتم واکمل عمل در آمد ہوئی سو چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر ہچنان ہی اور مناقب امام اعظم کی کتب معتبرہ اہل سنت جماعت مین بخوبی
منقول ہین جسکو نظر کتب عالیہ علماء محققین حنفیہ اور شافعیہ پر ہو وہ ایسی مطاعن کو جو کہ منکرین تقلید
نی کتب معاندین اہل سنت جماعت سے انتخاب کرکی حکمت عملی سی فراہم کئی ہین بعنوان دیگر لوگوں کو
مخوف کری والا حقیقت مین تو کسطرح کی گنجایش طعن کی امام اعظم پر بہی نہین ہو سکتی ہی ورنہ خلفائ
راشدین بہی محفوظ نہ رہینگے کہ طاعات و عبادات انکی بہت برتر اور ما فوق ہین اور انجام کار نتیجہ
ایسی تالیفات ہی اور ثمرہ ایسی تعلیم و تلقین سی جو قدری نمودار ہوا ہی اور آیندہ کو جو ہوگا اہل انصاف
پر بخوبی عیان ہے اور طاعات اور عبادات الہی مین خیر تھا جبکہ حسن لغیرہ پایا گیا اور کفر و شرک مین
قبح لذاتہ متحقق ہوا ایسی حسن عبادت کا بسبب کثرت عبادت کے متبدل بقبح ذاتی شرعا نہین ہو سکتا
بلکہ ترقی اوسمین موجب مزید ثواب و ترتب ثمرات حسنہ کا ہی نہ موجب کفر و شرک و بدعت کا کما زعم المعاندین

حوان اگر کو وہ حدیث صحیح بخاری ایسا دعوا کرنا خون انصاف کردن و آبروی شریعت
ریختن ہست اور طریقہ اجتہاد میں باعتبار قواعد کلیہ اجتہادیہ و شرائط معتد ترتیب ہو چکی
انجملہ حفاظ النصوص قطعیہ و حفظ مراتب ادلہ شرعیہ کا اور مزید احتیاط کا اور وہ مذہب حنفیہ میں
ہی کما لا یخفی علی اہل العلم ولو فرضنا کہ اگر کسی جزئ دین حنفیہ ہی ہو تو بیان عموما
من ضعف و نقصان حسب مقتضـ جزئیات اور اماموں کی قوی تر و توفقا عموما
مقلدون سے مرم عمل اور نقصان علم و قصور فہم کو تو فی زمانا درمیان
رئیس لائے ہوں کے ہرگز دخل نہیں ہی لیکن نقصان اجتہاد میں امام اعظم کی بخوبی نکال سکتے
ہیں سو آفرین باد برین ہمت مردانہ تو اور بغیر معرفت وجوہ قیاس کے اور بغیر ادراک معنی کتاب
کی نظماً و معناً اور بدون معرفت اقسام سنت کے متناً و سنداً اور بغیر ادراک اقوال سلف کے امام اعظم
کی نزدیک اجتہاد صحیح نہیں ہی کما ھو مذکور فی کتب اصول الفقہ شرط الاجتہاد ان
یحوی علم الکتاب بمعانیہ لغۃً و شرعاً و اقسامہ المذکورۃ نظماً و معناً و علم السنۃ
متناً و سنداً و اقوال السلف انتہی اور قطع نظر اسکی اجتہاد امام کا بمنزلہ کلام خدا و
رسول کے نہیں کہ جسمیں احتمال خطاء و نقصان کا عقلاً و نقلاً ممکن ہو جبکہ امام نے اجتہاد کیا
علماء شریعت و جم غفیر فضلاء اہل سنت جماعت نے اوسپر اجماع و اتفاق کیا اور مقلدین نے التزام
کیا پس موجب اجماع شرعی کی اب وہ امر واجب الاتباع ہوا چنانچہ تلویح میں مرقوم ہی قد یکون
الامر العقلی ظنیاً و بالاجماع یصیر قطعیاً کما فی تفضیل الصحابۃ و کثیر من
الاعتقادیات و قد یکون مما لم یصرح بہ المخبر الصادق بل استنبطہ

اجتہاد میں ... شرط ... / قران کی لغوی و شرعی ... / اور ... نظماً و معناً / اور سنت کا ... / متناً و سنداً

کبھی امر مستنبط عقل سے
ظنی ہوتا ہی اور بسبب اجماع کے
قطعی ہو جاتا ہی جیسا کہ تفضیل
صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی اور
اکثر مسائل اعتقادیہ اور کبھی
ایسی امر کو مخبر صادق نے
تصریح نہیں فرمائی تھا
بلکہ مجتہدین نے
استنباط کیا تھا

المجتہد لمن من خصوص فیفید الاجماع قطعیۃ انتہی کلامہ اور پر ظاہر ہی کہ التزام
نوافل کا بعد آغاز کی واجب الاتمام ہوجاتا ہی اور دین ہی ابتدا امر مستحب ہے بعد التزام و انعقاد
کی واجب الایفا ہی بمقتضاے اوفوا بعہدی اوف بعہدکم کی پس التزام تقلید امام کا
کیونکر ترک و بدعت ہوسکتا ہی علاوہ ان دلائل شرعیہ مین مدارج قوت کے متفاوت ہین جس دلیل شرعی
سی جو امر ثابت ہو اوسکو درباب قوت کے اوسی مرتبہ مین سمجھنا چاہئی اور مرتبہ مافوق مین لیجانا
چاہئی اور علماء محققین و فضلاء مدققین جو کہ جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و کاشف دقائق فروع و اصول
کی ہین اونہون نے کما حقہ تحقیق و تفتیش کر کے اور غوامض استدلالات امام اعظم کو بہت مضبوط و
قوی و برتر پایا کہ اصح کو صحیح پر ترجیح دی کر اور عمل نصوص قرآنی اور احادیث صحیح پر محفوظ
رکھکر امام نی اجتہاد کیا ہی اس قدر جوہر شہ بداند یا بداند جوہری پس جسقدر کہ مسائل فرعیہ
اجتہادیہ مین امام اعظم کی قوت ہی زیادہ تر اوس سے اور اماموں کی مسائل اجتہادیہ مین اسقدر قوت
نہین ہی البتہ علم و فہم و لیاقت درکار ہی و الا ہر کوئی اپنی رفتار و گفتار کو پسند کرتا ہی کسیکے
نزدیک صرف تعدد و کثرت راویون کی معتبر ہی گو وہ لوگ فہمیدہ و سنجیدہ ہوون اور مدام حاضر
باش خدمت بابرکت حضرت سرور کائنات کی بہی نہ رہتی ہون مثلاً اسقدر شخص ایسی ہون جنکو
تفقہ نہو اور قلیل ایسی ہون کہ نہایت فہمیدہ و سنجیدہ ہون و مدام حاضر باش صحبت بابرکت کی
رہتی ہون و ماسبق و مالحق سی ہی ہر امر کی بخوبی واقف ہون اور بسبب کمال فراست و دیانت کے
نزول وحی ہی بعض واقعات مین مطابق اونکی رائی کی ہوئی ہو کسیکے نزدیک قوت درباب روایت
حدیث کے ایسی قلیل راویون کی معتبر ہی اور کسیکے نزدیک بالعکس ہے اور ظاہر ہی کہ اگر امام شافعی

صاحب یا امام مالک صاحب وغیرہ کے کسی بات کو نقل کرین اور مستزاد ہی دقائق جنکو سمجھ پر فقیہ
نہو اوس بات کو مخالف انکی بیان کرین تو قوت بیان اسکے بیان کو جو کی اہل علم تو سمجھدار
فہمیدہ و سنجیدہ امامون کی بات کو قوی کہینگے اور بعضی اس طرف مائل ہونگے کہ جسطرف کثرت ہے
اور امام اعظم نقل روایت مین تفتیش کو راوی کی ضبط و عدالت وغیرہ جملہ امورات کو تفحص مزید عقلاً
ونقلاً جانچکر مدام ایسی قوت کو پیش نہاد خاطر اقدس رکھتے ہین جیسا ن قیاس مین سہ قدر رعایت
ہی کہ اور جگہ نہین ہی مثلاً قہقہہ سی نماز ذات رکوع و سجود مین وضو ٹوٹ جاتا ہی اور یہ امر خلاف
قیاس منصوص ہی کہ قہقہہ مبطل نماز ہی نہ ناقض وضو چونکہ شارع نے حکم کیا پس ناقض وضو کے
ہوگیا اب اس امر پر قیاس کرکے نماز مین گالی دینی سی وضو کی ٹوٹ جانیکا حکم حنفی نہین کرتی کہ جو
حکم منصوص خلاف قیاس کے ہی اوسپر دوسری امر کا قیاس کرنا ناروا ہی البتہ مسلک شافعی
رحمہ اللہ کا یہہ ہی کہ قہقہہ سی گالی دینا نماز مین سخت تر ہی پس گالی دینی سی نماز مین بدرجہ اولے
وضو ٹوٹ جاتا ہی لیکن امام اعظم ایسی جگہ قیاس نہین کرتے بمقام خود اوس حکم کو مقصور کرتے ہین
مثلاً زنا حرام ہی اور ناقض طہارت ہی وَالغِیبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا چاہئے کہ غیبت بدرجہ
اولی ناقض طہارت ہو اور بول پلید تر ہی منی سی اور خروج منی سی غسل لازم آتا ہی چاہئے
کہ خروج بول سی بدرجہ اولی غسل لازم آوی اور نماز فاضل تر ہی روزہ سی اور ایام حیض
مین قضا عورتون پر صیام رمضان کی واجب ہے تو قضا نماز کی بدرجہ اولی واجب ہو جاوی
اور شرعاً ایسی قیاسات بی اصل ہین اور اسیطرح جبکہ وقت ناقص عصر کا خاصہ نماز عصر مین
سبب ناقص ادا سیدن کے نماز عصر کا ہوا تو فجر کی نماز مین قیاساً اوس حکم کو حنفی جاری نہین کرتے ہین

کہ خلیفہ ثانی نے جبکہ در وقت ناقص نماز عصر میں خاصۃ بسبب ادا کی ہو اور پیغمبر خدا نے ثانیا اور
نماز عصر کی لیے حکم اعادہ کا بہی نفرمایا حالانکہ بخاری شریف میں منقول ہی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی ترتفع
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغیب یعنی آفتاب جبکہ علی شرف السقوط
ہو یا قریب طلوع کی ہو تو نماز نہ پڑہنی چاہئی اور حضرت عمر نے ایسی وقت میں نماز عصر کی پڑہی
تو یہہ جواز صرف نماز عصر میں معتبر ہوگا نہ فجر میں چنانچہ بخاری شریف میں باب من صلی
بالناس جماعۃ بعد ذہاب الوقت یہہ حدیث موجود ہی عن جابر بن عبد اللہ
ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ جاء یوم الخندق بعد ما غربت
الشمس فجعل یسب کفار قریش قال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی
کادت الشمس تغرب الحدیث اور شرح صحیح بخاری فتح الباری میں یہہ جملہ بہی مرقوم
ہی کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ متوضیا فبادر وصلی قریب غروب الشمس
اور آثار بہی اسبارہ میں موجود ہیں مگر کم فہم وبی علم جنکو عربی عبارت پڑہنی کا بہی شعور نہیں
اور کتب علمیہ پر نظر نہیں ہی اور تحقیقات علماء حنفیہ سی بہی واقف نہیں ہیں وہ جو چاہیں کہیں
بلکہ ہزاروں غلطیاں امام اعظم کی نکالیں اور صاف صاف تبرا کریں اللہ تعالی انکو ہدایت
کری کہ نفسانیت وعصبیت سی محفوظ رکہے ایسی تعلیم وتلقین سی جو موجب اسقدر تشتت وشدت
کو صورت ہوئی ہی بارہ میں اعتدال ہمت نا در باب جرح وقدح وطعن کے حضرت امام اعظم
علیہ الرحمہ پر نہ فرمائیں اور انہماک کو استغراق ایسی امورات میں جن سی جاہل بخبر نقیب تسلیم

مقلدین کے دائرہ تقلید امام معین سے خارج ہوکر مطلق العنان ہو جاوینگے تو البتہ انتظام شریعت کا
بوجہ اتم واکمل درہم برہم ہو جاویگا اور جہال کو نہ قوت ممیزہ ہی نہ علم ولیاقت ہی نہ دردِ دین
ہی ایسی تعلیم سے زیادہ از حد موجب خرابی دین کا اونکے حق مین متصور ہوگا رفتہ رفتہ کوئی
بموجب حدیث کی یعنی حسب روایات ابن عباس کے اور بتقلید امام مالک کے متعہ کریگا کوئی فضیلت
شیخین پر قدح کریگا کہ حدیث سے اونکا عدم امتثال امر پیغمبر خدا کا ثابت ہی کوئی امیر شام کے
جناب مین بے ادبی کریگا کہ امام برحق سے بہتر بار جنگ کی اور بہت سے خرابیان نمودار
ہونگی اور جہال خسر الدنیا والآخرہ مین پڑینگی کمال تعجب کے بات ہی کہ ایسی حرکات
وکلمات وترتب آثار سے تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مرتکب ایسی امورات کا باطن مین سنی
مذہب نہین ہی تقیّہ کی او جہل سکا کہلتا ہی والا بانی مبانی ایسی امورات کا ہوتا کہ جن سے
یہہ فتنہ وفساد دین مین اہل سنت جماعت کے واقع ہوتا ہی مناظرہ ومباحثہ مین اہل علم
جادہ اعتدال واستقامت سے متجاوز ہوکر اپنا نقصان دین نہین کرتے ہین اور فی زماننا جنکی
فہم ولیاقت کا یہہ حال ہو کہ تقلید مطلق لا علی سبیل التعین امر مبہم کو واجب کہین اور تقلید شخصی کو
بدعت وشرک اعتقاد کرین اور علماء شریعت کے اجماع کا نام بطور اہل عناد کے لین اور اصول فقہ
وعلوم ضروریہ وعلم کلام وعلم عقائد وفن عربیت سے ناآشنا محض وبالکل ناواقف ہون اور انہین
مسکات ائمہ اربعہ مین دعوا لیاقت وترجیح دینے کا بھی رکھتے ہون سبحان اللہ کیا اچھے ہی عالم
مطلق مقلد مطلق بنے ہین وَمَا هٰذَا اِلَّا عَجَبُ الْعُجَابِ ؂ وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يَعْشَقُوْنَ
مَذَاهِبُ بس فے زماننا سردار لامذہبون کو بحکم مفتی عقل کے استدراجاً فتنہ در شور و شر

کرنے درباب حرمت تقلید شخص کے بربادی دین کی ہی صورتاً و معناً نفسانیت اور ضد سے
باز آوین تاکہ جہال طوفان کی تیزی و دریا کی فی طغیانہم یعمہون مین غرق ہون
اور تمسکات امام اعظم کی اقوی و اصح ہین اوروں کی تمسکات سے چنانچہ جسقدر ثبوت درباب
حفظ احکام نصوص قرآنی کی اور تنقید احادیث صحیحہ کے بموجب شرائط اصول کلیہ اجتہادیہ کے مذہب
حنفیہ مین ہی اور جگہہ نہین ہی جو کوئی اصول فقہ سی واقف ہوگا اور استعداد و لیاقت علمی
بہی رکہتا ہوگا وہ بخوبی واقف ہوگا کہ استدلال و تمسکات امام اعظم کی اکثر صحیح و قوی تر ہین اور
اماموں کی تمسکات سی چنانچہ کوئی امام پابند قاعدی نحوی کی اسقدر ہین کہ کو ترک عمل نص قطعی
پر لازم آوی مثلاً ثلثۃ قروء مین تین طہر مراد لینی سی طلاق شرعی مین عمل نص پر مقصور
نہوگا اور تین حیض لینی سی بخوبی عمل نص قرانی پر مقصور ہوگا کما لا یخفی علی اہل العلم اور قاعدی
نحوی کی واجب العمل نہین ہین بخلاف نص قرانی کی کہ شرعاً واجب العمل ہی خصوصاً ترک
اوس قاعدہ نحویہ کا جسمین دونو طرح لفظ ثلثہ کا تذکیر و تانیث مین مستعمل ہوا ہو اور مضمضہ و
استنشاق جو وضو مین فرض نہین ہی بموجب مذہب شافعی کی غسل جنابت مین بہی فرض نہین ہی یعنی
مقیس علیہ وضو کو ٹھہراتی ہین حالانکہ ابن عباس سی منقول ہی کہ مضمضہ غسل جنابت مین
فرض ہی اور روزہ سہواً کہانی پینی سی نہین ٹوٹ جاتا ہی اور بموجب مذہب شافعی
کی اگر کوئی روزہ دار کو جبراً کہلا پلا دی تو اوسکا روزہ بہی نہین ٹوٹ جاتا ہی حالانکہ
حدیث مین وہ حکم ناسی کی لئی منصوص ہی مکرہ کی لئی نہین ہی اور فعل نسیان کو شارع
نی اپنی طرف منسوب کیا ہی نہ فعل مکرہ (زبردستی ۱۲) کو اور حالت نسیان و جبر مین فرق بین ہے

قال علیہ السلام للذی اکل ناسیا تم علی صومک فانما اطعمک اللہ و
سقاک اللہ اور مذہب شافعی میں اکثر مدت حیض کے پندرہ دن ہیں یعنی نصف ماہ باعتبار
قیاس لغوی کے یعنی حدیث میں درباب بیان نقصان دین عورتوں کی لفظ شطر کا واقع ہے
اور لغت میں شطر بمعنی نصف کے موضوع ہے لہذا اکثر مدت حیض کے نصف ماہ ہے یعنی پندرہ
دن حالانکہ روایات صحیحہ میں اول تو لفظ شطر کا منصوص نہیں ہے معہذا یہ قیاس لغوی
مخالف حدیث شریف کے ہے بما روی انہ علیہ السلام قال اقل الحیض للجاریۃ البکر
والثیب ثلثۃ ایام ولیالیہن واکثرہ عشرۃ ایام اور مولانا نظام الملۃ والدین
فی شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے لو کان الشطر بمعنی النصف کما استدل بہ الشافعی
رحمہ اللہ لا یصح لان ایام الایاس والحبل والصغر کثیرۃ لا حیض فیہا انتہی
یعنی اگر شطر بمعنی نصف کے یہاں حدیث میں لیا جاوے جیسا کہ استدلال کیا ہے ساتھ اسکے
امام شافعی رحمۃ اللہ نے تو وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ایام ایاس کے اور پیٹ والی عورت کے
اور صغر سن میں ایام طہر کے کثیر ہیں اور وہاں حیض نادر ہے اور بموجب مذہب شافعی کے
مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بھی ایک مضغہ گوشت ہے اور مضغہ گوشت کے مس
کرنے سے وضو نہیں ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ یمین میں اور کفارہ قتل میں بموجب مذہب شافعی کے
فرق نہیں ہے حالانکہ ایک جگہہ عبد مومن مقید بایمان منصوص ہے اور دوسری جگہہ عبد مقید
بایمان نہیں ہے کیونکہ جنایت میں جسکہ فرق ہوا تو حق سبحانہ تعالی نے کفارہ میں بھی فرق
کیا یعنی مقید بایمان ایک جگہہ اور غیر مقید بایمان دوسری جگہہ منصوص فرمایا اور بموجب

بسبب شافعی کی یہان مقید و غیر مقید مین فرق نہین ہی باوجود تخصیص قید ایمان کے
ایک جگہہ اور عدم تخصیص قید ایمان کی دوسری جگہہ اور بہت سی مسائل اسیطرحکی ہین
کہ جنکا ضعف عقلا و نقلا بہ نسبت مذہب حنفی کی صاف عیان ہے اور قطع نظر اسکے
عمل کرنا حدیث صحیح و قوی پر اور ترک کرنا عمل کا مسئلہ قیاسیہ پر بعین مذہب حنفی کا ہی
بشرطیکہ عمل بالحدیث سے ترک عمل النص قطعی قرانی کا لازم نہ آوی مثلا آمین بالجہر کہنی
سی کو عمل بالحدیث ہو مگر ترک عمل النص قرانی قطعی کا لازم آویگا کہ قرانمین حکم بالاخفا منصوص
ہی اور حدیثین بہی آمین بالجہر کہنی مین متعارض ہین ایسی مقامات پر حنفی النص قطعی قرانی
پر عمل کرینگی اور اہل علم و ارباب فہم پر بخوبی روشن ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نی کمال
بتفحص جمیع احادیث کو متواتر سب سی صاف کرکی اصح و قوی پر بنا مذہب کے رکہی ہی
باینہمہ یہ بہی لکہا ہی کہ مسئلہ قیاسیہ کو اول قران شریف و حدیث شریف پر عرض کرو اگر
موافق پاؤ تو عمل کرو اور جو مخالف پاؤ تو چہوڑ دو چنانچہ مسلم الثبوت مین مرقوم ہی اعرضوہ
عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ وَافَقَہٗ فَاقْبَلُوْہُ وَاِنْ خَالَفَہٗ رُدُّوْہُ وایضا فیہ
شَرْطُ الْقِیَاسِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ النَّصُّ بِخِلَافِ الْحُکْمِ الْقِیَاسِ انتہی یعنی جبکہ کوئی حکم
شرعی نصًّا موجود ہو تو پہر قیاس کرنا ممنوع ہی چنانچہ کشف بزدوی مین مرقوم ہی اِنْ کَانَ
الرَّاوِیْ مَعْرُوْفًا بِالْفِقْہِ وَالتَّقَدُّمِ فِی الْاِجْتِہَادِ کَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ وَ
الْعَبَادِلَۃِ الثَّلٰثَۃِ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ
وَعَائِشَۃَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَغَیْرِہِمْ مِمَّنْ اشْتُہِرَ بِالْفِقْہِ وَالنَّظَرِ

اگر راوی تفقہ اور تقدم
اجتہاد مین معروف ہے
جیسا خلفاء راشدین
اور عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ
بن عباس و عبد اللہ بن عمر
کہ یہ تینون مسما عبادلہ
ثلثہ کہلاتی ہین اور زید بن ثابت

كان حديثهم صحيحا يترك به القياس وان كان الراوي معروفا بالعدالة
والحفظ دون الفقه مثل ابي هريرة وانس بن مالك رضي الله عنهما
فان وافق حديثه القياس عمل به وان خالفه لم يترك الحديث الا بالضرورة
انتہی یعنی امام اعظم کی نزدیک اسقدر احتیاط ہی کہ حدیث شریف پر عمل کرنا مقدم ہی در
صورت وجدان حدیث صحیح کی قیاس نکرین گی اور حدیث پر عمل کرین گی مگر جا بجا حنفیون
کا اور نصوص قرانی کی احکامات کا متروک ہونا ہی اونکی نزدیک ضروریاتسی ہی اور
اکثر عادت امام اعظم کی یہہ تہی کہ بروقت تبیان مسائل شرعیہ کی اکثر اقتصار واکتفا
دلیل عقلی یعنی قیاس شرعی پر کرلیتے تہی کہ طبائع عامہ مجبول اوپر تطابق معقول ومنقول
کی ہین والا حقیقت مین تمسک امام اعظم کا کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واقوال سلف سی
بوجہ اتم واکمل ہوتا تہا اور حفظ کتاب اللہ واحادیث رسول اللہ ومعرفت اقوال سلف اجتہاد
مین امام اعظم کی نزدیک شرط ہی تاکہ قیاس مقابل حدیث صحیح کی نہ واقع ہو پس بلامریہ کہ
مذہب حنفی قطعا آج تک مذہب حنفی کی اصول سی ہی واقف نہین ہین بی علمی وحماقت تیرہ
وہٹ دہرمی سی جو چاہتی ہین وہ کہتی ہین حیا وشرم نذار رہی اور اپنی بیان پر نازان
ہوتی ہین نائی اپنی جہل وعیب باطنی پر خبر نہین رکہتی ہین تمام شہر کو برباد کیا اور اپنا گہر
ہر اور پر بچہائی سی لا مذہبون کی پیشوا بنی اور تفسیر احمدی ہین جو یہہ لکہا ہی اور
سمجہنے کا شعور نہین ہی اور گالیان دیتی ہین مثل مشہور ہی وہ ترش لنگور بانگور نمیرسد
میگوید کہ ترش ست وعبارة التفسير هكذا قال ان الانسان كان ظلوما انما

إنْ لَمْ يَعْمَلْ شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ أوْ يَعْمَلْ وَالْاَوَّلُ بَاطِلٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ أنْ يُتْرَكَ سُدًى فَتَعَيَّنَ أنْ يَعْمَلَ بِأعْمَالٍ وَحِيْنَئِذٍ لَا يَخْلُوْا
إمَّا أنْ يَتَمَسَّكَ فِيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أوْ لَا وَالثَّانِيْ بَاطِلٌ بِإجْمَاعِ
الْمُسْلِمِيْنَ فَتَعَيَّنَ أنْ يَتَمَسَّكَ فِيْهِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَحِيْنَئِذٍ لَا يَخْلُوْا
إمَّا أنْ يَكُوْنَ لَهُ قُدْرَةٌ عَلَى مَعْرِفَةِ وُجُوْهِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَعَانِيْهِ وَطُرُقِهِ
وَأحْكَامِهِ أوْ لَا وَالثَّانِيْ أيْ مَنْ يَكُوْنُ لَهُ قُدْرَةٌ عَلَى مَعْرِفَةِ وُجُوْهِهِ وَمَعَانِيْهِ
وَطُرُقِهِ وَأحْكَامِهِ لَا بُدَّ لَهُ أنْ يَكُوْنَ تَابِعًا لِأحَدٍ مِنَ الْأئِمَّةِ الْأرْبَعَةِ
وَهُوَ الْمُرَادُ وَإمَّا أنْ يَكُوْنَ لَهُ قُدْرَةٌ عَلَى مَعْرِفَةِ وُجُوْهِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
وَمَعَانِيْهِ وَمَعَ ذٰلِكَ لَهُ مَلَكَةُ الْاِسْتِنْبَاطِ وَالْقُدْرَةُ التَّامَّةُ عَلَى اسْتِخْرَاجِ
الْمَسَائِلِ هُوَ الْمُجْتَهِدُ وَلَا كَلَامَ فِيْهِ وَمَنْ لَا يَكُوْنُ لَهُ قُدْرَةٌ فَيَجِبُ أنْ يَلْتَزِمَ
عَلَى مَذْهَبِ الْأئِمَّةِ انتهى حاصل معنی یہہ ہی تحقیق انسان نہین خالی ہی یا یہہ کہ کچھ
بہی عمل نکریگا کسی چیز پر یا عمل کریگا اور انسان کا کچھ بہی عمل نکرنا بموجب اس نص قرآنی
کی باطل ہی ایا گمان کرتا ہی انسان کہ چھوڑا جاویگا مہمل و بیکار پس مقرر ہوا کہ عمل
کریگا اور درصورت عمل کرنیکے خالی نہین کہ بذریعہ قرآن شریف وحدیث شریف کی
عمل کریگا یا وہ عمل کرنیمین متمسک قرآن شریف وحدیث شریف سے نہوگا اور متمسک
قرآن حدیث سے نہونا باجماع مسلمین باطل ہی پس مقرر ہوا کہ عمل کرنا انسان کا متمسک
قرآن شریف وحدیث شریف کی ہوگا اور اسوقت نہین خالی ہی یا کہ وہ شخص کو قدرت

اور معرفت وجوہ قرآن شریف کی اور حدیث شریف کی اور معنون پر اور طریقون پر اولہ احکام
بر قرآن و حدیث کی حاصل ہی یا نہین ہی اگر اوسکو یہہ قدرت حاصل نہین ہی اوسکو ضرور
ہی کہ کسی نکسی ایک مجتہد کا ائمہ اربعہ مین سی مقلد ہو اور یہی مراد و مقصود ہی اور جو اوسکو قدرت
معرفت وجوہ کتاب و حدیث پر حاصل ہی اور معانی قرآن و حدیث سی بہی واقف ہی اور
باا ینہمہ اوسکو ملکہ استنباط اور قدرت تامہ اوپر استخراج مسائل کے حاصل ہی وہ شخص مجتہد ہے
او ہمین کلام نہین کہ وہ مقلد کسیکا ہو بلکہ ہم اقرار کرتی ہین کہ مجتہد کو مقلد ہونا کسی مجتہد کا درکار
نہین ہی اور جس شخص کو قدرت تامہ و ملکہ استنباط استخراج مسائل کی حاصل نہین ہی
واجب ہے اوسکو کہ مقلد ہو کر ہمیشہ ایک ہی مذہب پر قایم و برقرار رہی اور ایک مذہب سی
بطرف مذہب آخر کی نہ جاوی اسواسطی کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب کیطرف جانا موجب ہے
اس امر کو کہ بطلان و نقصان مذہب اول ہین کسیطرح سی اوسکو ظاہر ہوا اور مقلد کو یہہ لیاقت
نہین ہی کہ نقصان بدلیل و قیاس شرعی کی دریافت کری یا بدلیل شرعی اپنی رای سی ترجیح
ایک امر کو دوسری امر پر دیوی وگرنہ وہ خود مجتہد ہی نہ مقلد پس مقلد ہو کر بغیر دلیل کے دوسری
مجتہد کی مسئلہ پر عمل کرنا یا دوسری امام کی مذہب مین چلا جانا ہوسات نفس سے ہی یا ترجیح
بلا مرجح ہی اور مقلد کا یہہ منصب نہین ہی جو یہہ کام کری خصوصا فی زماننا پس اللہ تعالی بلاد ہندو کو
اور اونکی پیشواؤنکو ہدایت کری کہ بنظر انصاف و دینداری کی اس اغوا و اغراسی باز آوین
تاکہ جہل و عدم معرفت علوم سی اور بیدینی سی جیسا کہ بیانکی اہل علم پر اظہر من الشمس ہے
دور دور عیان ہو جاوی اور بد دینی و فتنہ اندازی عوام کے بتعلیم و تلقین حضرت معلم

اصل کے مورث بالحاد ہو جاوی کما لکل آلیس علی الخبیر کفا علیہ وعکسہ کے عکس وفقط

استفسار چہارم فی زماننا صرف حدیث پڑہنی سے بدون معرفت اصول فقہ
اور بغیر مداخلت فنون عربیہ وغیرہ کی کوئی شخص عامل بالحدیث ہو سکتا ہی یا نہیں فقط

جواب فی زماننا بغیر تقلید امام معین کے عمل بالحدیث کرنا خصوصا اس ناشی کی جہال
غیر مقصود ہی کیونکہ احادیث متعارض ہین اور احکام منسوخہ ابتدا اسلام مین اور انتہا اسلام
مین متفاوت صادر ہوئی ہین پس شیاطین سے زمان ہمین ایمان سی حفاظت سی امر یہی
کہ حصار تقلید مین کسی نکسی امام معین کے محصور ہو کر رہی والا مثل اور فرقون ضالہ کی سرگردان
بادیہ ادبار ہو کر دین و ایمان اپنا برباد کریگا اور یہہ خبر نہوگی کہ مین اچھا ہوں یا برا اجہاد اور
فرقہ ضالہ بہی قرآن و حدیث سی حجت پکڑکے اعتقاد کرتی ہین کہ ہم عامل قرآن و حدیث پر
ہین اور مخالفت اہل سنت و جماعت کے بذریعہ حجت قرآن و حدیث کی کرتی ہین اور حق پر
اپنی تئین اعتقاد کرتے ہین مثل خوارج و نواصب وغیرہم کی حالانکہ گمراہ ہین اور حدیث شریف
مین سب کچھ آیا ہی بخاری شریف مین یہہ حدیث بہی موجود ہی فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ
فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ
مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ یعنی حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رکعت اخیر نماز ظہر و نماز عشا و نماز صبح سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد
کہنی کے دعا قنوت پڑہتی تہی اور مومنین کے حق مین دعا مانگتی تہی اور کفار پر لعنت کرتے
تہی نماز مین پس بموجب اس حدیث شریف کی ضروری کہ عمل کرین اور لعنت نماز مین کیا

کرین اور بخاری شریف مین یہہ حدیث بہی موجود ہی کہ پیغمبر خدا نی بعد نماز تہجد کی خواب فرمایا
بعدازان نماز صبح بغیر وضو کی ادا فرمائی پس عاملین بالحدیث بعد نماز تہجد کی خواب کر کے
نماز صبح بغیر وضو کی پڑہین کہ مسنون ہی اور عمل بالحدیث ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ
عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَلٰى يَسَارِهٖ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ فقط یہہ حدیث بہت صحیح ہی
پس بموجب عمل بالحدیث و سنت رسول اللہ صلعم کی لازم ہی کہ بعد نماز تہجد کے خواب
کرین اور خراٹے لین بعدازان بے وضو نماز صبح کی پڑہ لین اور جو بموجب اصول فقہ
حنفیہ کی حدیث کو مقید کرینگی اور خصوصیات کو دخل دینگے تو پہر حصار تقلید مین آ ناپڑیگا اور
حدیث شریف مین یہہ بہی آیا ہی عن جابر قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لُحُوْمَ الْخَيْلِ
وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ اور حدیث مین یہہ بہی آیا ہی سَأَلَ النَّبِيَّ صلعم اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ
مِنْ مَالِيْ مَا أُطْعِمُ أَهْلِيْ اِلَّا حُمُرِيْ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ
اور حدیث شریف مین یہہ بہی آیا ہی قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَرُّ الشُّهُوْدِ مَنْ
شَهِدَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدَ اور حدیث مین یہہ بہی آیا ہی خَيْرُ الشُّهُوْدِ مَنْ شَهِدَ
قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدَ وَهُمَا حَدِيْثَانِ مُتَعَارِضَانِ يُشْكِلُ عَلٰى غَيْرِ الْفَقِيْهِ الْجَمْعُ
بَيْنَهُمَا لِمَا يُتَوَهَّمُ فِيْهِ مِنْ ظَاهِرِ التَّنَافِيْ مَعَ حُصُوْلِ الْاِنْفِصَالِ فِيْهِمَا انتہی ہذا

قال الشیخ الامام العالم الحافظ زین الدین ناصر السنۃ ابو بکر محمد الشافعی
مذهبا و محدثا نا کاملا اور بہت سی روایتین صحاح ستہ سی نقل کرتا اگر خوف الحنابلہ کا
نہوتا پس بغیر تقلید امام معین کی اور بدون معرفت اصول فقہ کی سمجھنا حدیث کا دشوار ہی
تا بعمل چہ رسد جب تک جو کوئی کہ ناسخ و منسوخ درباب السنۃ کو جو اصول فقہ مین ائمہ مجتہدین
نی خوب تحقیق سی مفصلا و مشروحا منضبط کیا ہی نہ جانیگا اسیطرح لامذہب ہو کر آوارہ
دشت ادبار کا ہوگا اور شرح اربعین نوادی مین مرقوم ہی من اراد الاحتجاج بحدیث
من السنن کابی داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والموطا و
غیرها لاسیما فیہ ابن ماجۃ ومصنف ابی شیبۃ وعبد الرزاق ونحوهما
مما تکثر فیہ الضعف وغیرہ او بحدیث من المسانید فان تاهل
لتمییز الصحیح من غیرہ امتنع ان یحتج بحدیث من ذلک حتی ینظر فی اتصال
سندہ وحال رواتہ وان لم یتاهل لہ فان وجد اماما قد صححہ والا لم
یجز لہ الاحتجاج بہ لئلا یقع فی الباطل وهو لا یشعر انتہی حاصل معنی یہ ہے
کہ جو شخص ارادہ کری کہ دلیل پکڑی حدیث شریف سی جیسا کہ حدیثین ابی داود و ترمذی
و نسائی و ابن ماجہ و موطا وغیرہ خصوصا ابن ماجہ ہو و مصنف ابی شیبہ و عبد الرزاق
و مثل اون دونوں کی کہ جنمین بہت ضعف ہی یا احتجاج کری حدیث سی مسانید مین سے
پس اگر اوسکو لیاقت و استعداد و اہلیت و تمیز کرنے صحیح کو غیر صحیح سی حاصل ہے
تو اوسکو ممنوع ہی ایسی حدیثون سی حجت پکڑنے جب تک کہ نظر اتصال سند مین

اور رجال راویون مین نکرلے اور جو اوسکو اہلیت و لیاقت تمیز کی نہین ہی اس صورت مین اگر او سوقت مین کوئی امام ہو تو اوسکا مقلد ہو اور جو مقلد نہوگا تو عمل بالحدیث کر نیسی بطلان مین پڑیگا اور اوسکو خبر نہوگی کہ مین بطلان مین پڑا اور بالفعل حال لامذہبون کا یہی ہی کہ بطلان مین پڑی ہین اور انکو خبر نہین ہی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّارِيَةِ لِلْقُلُوْبِ آمِيْن سوال تتسابیسم مقلد ہوکر طعن کرنا اور امام پر فی زماننا یا نقصان وخطا کی نسبت کرنی درست ہی یا نہین اور کتب معتبرہ اسماء الرجال مین جو امورات کہ درباب محامد ومناقب امام اعظم کی مرقوم ہین اونمین کونسی مناقب درست ہین اور کونسی باتین مخترعات سی ہین مفصلا ارشاد ہو لو امر تبادونہ مثل متعصبین معاندین کی کہ صرف طعن پر اکتفا کرتے ہین جواب مقلد ہوکر طعن کرنا یا بسبب حقد وحسد وتعصب ونفسانیت وسخن پروری کی مذمت کرنی امام اعظم کی خصوصا فی زماننا یہان عمل ورآمد ہی بہت بڑی بات ہی چنانچہ معلم اول کہ صورتًا وتقیةً مقلد بھی بنی ہین اور حقیقت مین امام اعظم پر برمز وکنایہ وبتصریح وتشریح ابواب مذمت وطعن کے بھی مفتوح کرتے ہین یہہ بات بد دیانتی وبد دینی وبد مذہبی کی ہی کہ مقلد ہوکر مسائل اور جرح وقدح وطعن کے بیان کرنی بالفعل موجب بربادی اعتقاد جہال کا ہی کہ فی الحال جو جہال کندہ ناتراش اور بعضی نیم ملا مذمت وملامت برنگ بلند درحق امام اعظم کی بخوبی ورد زبان رکھتی ہین یہہ لوگ بفیضان تعلیم حضرت معلم اول کی نفسانیت وتعصب وعناد سی اپنی مذہب باطنی کو جلا دیتی ہین وَفِي كِتَابِ مِيْزَانِ الْاَحَادِيْثِ

كما لا يجوز لنا الطعن فيما جاءت به الانبياء عليهم السلام مع اختلاف
شرائعهم فكذلك لا يجوز لنا الطعن فيما استنبطه الائمة المجتهدون بطريق
الاجتهاد والاستحسان انتهى وايضا فيه اياكم ان تبادروا الى الانكار
على قول مجتهد وتخطئته الا بعد احاطتكم بادلة الشريعة كلها ومعرفتكم
جميع لغات العرب التى احتوت عليها الشريعة ومعرفتكم معانيها وطرقها و
معرفتكم باقوال السلف وغير ذلك مما لا بد من الاصول وانى لكم بذلك
انتهى اور کتاب قواعد الكبرين ہی لا ينبغى لاحد قط ان يخطئ مجتهدا او يطعن
فى كلامه لان الشرع الذى حكم الله تعالى قد تقرر حكم المجتهد واثنى بالوحى
منفردا اصار شرعا لله تعالى بتقرير الله تعالى اياه فكل من خطأ مجتهدا
بعينه فكانه اخطأ الشارع فيما قرره انتهى پس مقلدین علم وکم فہم ہوکر خطا
ونقصان بانی مجتہد کا نکالی خصومتا وعنادا او تبرا کری کما شاع وذاع فی ہذا الزمان
من الفرقة القليلة التى ہی المبتدعة لهذه الطريقة وہ گمراہ وبی دین ہی اور مکار و غدار و فریب
الدفرہی سی پیشوا الامذہبو انکا بناہی کر مذمت و ملامت وتبرا کروانا اکابر علماء مرحومین
اہل سنت جماعت پر کس حیلہ وعجب ڈہنگ سے خاطر نشین کیا ہی لیکن جہال بی اعتبار
بیروا اثار صاحب معیار ضروریات دینیہ سی مشرک ہونا مقلدین کا تصور کرتے ہیں
كما يستفاد من الرسائل المنظومة التى نقلنا بعض الاشعار منها فتامل
اور کتاب کشف الغیان بالدلیل والبرہان میں مرقوم ہی والامام الاعظم التابعی

خلاصہ مطلب ہے یہ کہ بغیر احاطہ ادلہ شرعیہ و معرفت علوم عربیہ کے اور مہارت فنون ادبیہ کی مراد گاہی انجمال اور جو کچھ ضروری ہی خدام علوم میں سے انکار تقلید ہرگز روا نہیں ہے اور ... کسکو ہے بات میسر نہیں اور لیاقت تقلید کی ایسے کہاں ہیں اس زمانہ میں ۱۲

ابو حنيفة النعمان بن ثابت نزيل بغداد المتولد سنة ثمانين وقيل احدى
وستين وقيل ثلث وستين المتوفى بها سنة خمسين ومائة انتهى كلامه
اور بعض نسخے سے روایت ہے کان الامام ابو حنيفة من اورع الناس واعلم الناس
واعبد الناس واكرم الناس واكثرهم احتياطا في الدين وعن عكرمة المكي
رحمه الله يقول ما رأيت في عصري كله عالما اورع ولا ازهد ولا اعبد ولا اعلم
من الامام ابي حنيفة رضي الله عنه وعن عبد الله بن المبارك قال دخلت
الكوفة فسألت علماءها وقلت من اعلم الناس في بلادكم هذه فقالوا كلهم
الامام ابو حنيفة رحمه الله فقلت لهم من اورع الناس فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة
فقلت لهم من ازهد الناس فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة فقلت لهم من اعبد
الناس واكثرهم اشتغالا بالعلم فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة فما سألتهم عن
خلق من الاخلاق الحسنة الا وقالوا كلهم لا نعلم احدا تخلق بذلك غير
الامام رضي الله عنه انتهى اور کتاب اسماء رجال الحديث من تاليف الشيخ
الامام ولي الملة والدين محمد بن عبد الله الخطيب بن محمد تبريزي صاحب
الكتاب المشهور الموسوم بمشكوة المصابيح میں مرقوم ہے والنعمان بن ثابت
بن زوطا الامام الكوفي كان خزازا يبيع الخز وكان جده من اهل كابل
وقيل بابل وقيل من انبار وكان مملوكا لبني تيم الله فاعتق وقال اسمعيل
بن حماد بن ابي حنيفة نحن من ابناء فارس من الاحرار والله ما وقع علينا رق

قط وله جمل في سنة ثمانين ومات ببغداد سنة خمسين ومائة على
الاصح وكان في ايامه اربعة من الصحابة انس بن مالك بالبصرة وعبد الله
بن ابي اوفى بالكوفة وسهل بن سعد بالمدينة وابو الطفيل بمكة ولم يلق
احدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه يقولون انه لقي جماعة من الصحابة وروى
عنهم ولا يثبت عند اهل النقل ونقله المنصور من الكوفة الى بغداد فاقام بها
الى ان مات وكان اكرهه ابن هبيرة ايام مروان على القضاء بالكوفة فابى
فضربه مائة سوط في عشرة ايام فلما رأى ذلك خلى سبيله واكرهه المنصور
عليه بعد اشخاصه الى العراق فابى وحلف وحلف المنصور فحبسه فمات
في السجن وقيل افتدى نفسه قال الشافعي قيل لمالك هل رأيت ابا حنيفة
قال نعم رأيت رجلا لو كلمك في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته
وقال من اراد التبحر في الفقه فهو عيال على ابي حنيفة ولو ذهبنا الى شرح
مناقبه لاطلنا الخطب ولم نصل الى الغرض فانه كان عالما عاملا زاهدا
عابدا ورعا اماما في علوم الشريعة وقد نسبت اليه من الاقاويل ما يجل
قدره عنها لا حاجة الى ذكرها والظاهر انه كان منزها عنها ويدل عليه
ما يسر الله له من الذكر المنتشر في الآفاق والاخذ بمذهبه وفقهه فلو لم يكن
لله سر خفي فيه لما جمع له شطر اهل الاسلام على تقليده والعمل برأيه الى يومنا
ما يقارب اربعمائة وخمسين سنة وفيه ادل دليل على صحته وقد جمع ابو جعفر